فائزہ حنیف

بابائے اُردو کے خطوط بنام ڈاکٹر ایوب قادری

مجھے اپنے دادا، ڈاکٹر ایوب قادری کے نام مشاہیر کے خطوط مرتب کرتے ہوئے، بابائے اردو مولوی عبدالحق کے کچھ خطوط بھی ملے۔ ان میں سے دو اہم ہیں۔ پیش کیے جاتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مشاہیر ادب کے مختصر کوائف شامل کیے جائیں۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق ۲۰/اپریل ۱۸۷۰ء کو ہندوستان کے مشہور قصبے ہاپوڑ کے قریب سراوہ نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ مولوی عبدالحق کی ابتدائی تعلیم ہاپوڑ اور سراوہ میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ اپنے والد کے پاس پنجاب آگئے اور یہاں سے ۱۸۹۰ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ مڈل کی طالب علمی کے زمانے میں مولوی صاحب نے نجی طور پر عربی بھی پڑھی اور فارسی کا مطالعہ بھی شروع کیا۔ اس کے بعد علی گڑھ آگئے اور ۱۸۹۳ء میں مولوی صاحب نے ایم اے او کالج علی گڑھ سے انٹر کیا اور ۱۸۹۵ء میں علی گڑھ سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد حیدرآباد ریاست میں محکمۂ تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی۔ بعد ازاں عثمانیہ یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر مقرر ہوئے اور ترقی کر کے صدر شعبۂ اردو مقرر ہو گئے۔ مولوی صاحب کو بچپن ہی سے لکھنے پڑھنے کا بے حد شوق تھا اور ابتدائی تعلیم کے زمانے میں بھی وہ سب سے الگ بیٹھ کر زیادہ تر وقت پڑھنے میں ہی گزارتے تھے۔ اردو زبان کی خدمت ہی مولوی صاحب کی زندگی کا نصب العین تھا اور اردو کی ترقی کے لیے ہر طرح سے حصہ لیتے تھے۔ ۱۹۱۲ء میں مولوی صاحب ''انجمن ترقی اردو'' کے سیکریٹری مقرر ہوئے۔ پاکستان قائم ہوا تو کراچی آگئے اور یہاں پر بھی ''انجمن ترقی اردو'' کی بنیاد ڈالی۔ مولوی عبدالحق اعلیٰ درجے کے محقق اور سیرت نگار تھے۔ آپ کی مشہور کتابوں میں ''چند ہم عصر''، ''نصرتی''، ''سرسید احمد خان حالات و افکار''، ''مقالات عبدالحق''، ''قواعد اردو'' اور ''انگریزی اردو لغت'' ہیں۔ ۱۶/اگست ۱۹۶۱ء (مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ بروز چہارشنبہ) کی صبح مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ (ثاقب، شہاب الدین، بابائے اردو مولوی عبدالحق حیات اور علمی خدمات، انجمن ترقی اردو کراچی، ۱۹۸۵ء سے مستفاد)

پروفیسر محمد ایوب قادری ۲/جولائی ۱۹۲۶ء، ۱۷/ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو ضلع بریلی کے قصبے آنولہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مولوی مشیت اللہ سے عربی و فارسی پڑھی۔ ۱۹۵۰ء میں اسلامیہ کالج سے انٹر پاس کر کے کراچی آگئے اور یہاں ۱۹۵۶ء میں اردو کالج سے بی۔اے اور ۱۹۶۲ء میں کراچی سے ایم اے کیا اور اردو کالج میں لیکچرر ہوئے۔ اور علم و ادب کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ ۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی نگرانی میں جامعہ کراچی سے پی ایچ ڈی کیا۔ ڈاکٹر ایوب قادری کو تصنیف و تالیف کا بے حد شوق تھا ان کا میدان تاریخ، سوانح، ادب، فنِ اسماء الرجال اور حوالہ جاتی ادب تھا۔ آپ اردو دنیا میں ایک ممتاز محقق، مولف، مترجم کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ ایوب قادری نے بے شمار مضامین و مقالے لکھے۔ کئی کتابوں کی تصنیف و تالیف کے علاوہ تراجم کی بڑی تعداد ہے۔ جس کی وجہ سے اردو ادب میں قابلِ قدر اضافہ ہوا۔ ڈاکٹر ایوب قادری سادہ مزاج اور

نام ونمود سے بے نیاز تھے۔علماء وصلحاء کی عزت اور اہل علم کی قدر دانی ان کا شعار تھا۔ایوب قادری نے ۲۵رنومبر۱۹۸۳ءکوسڑک کے حادثے کے سبب کراچی میں وفات پائی۔[قادری، سعید حسن (مرتب) یادگارِ ایوب قادری، کراچی، سنہ ندارد]

(۱)

فون نمبر:۳۲۷۸۴
کل پاکستان انجمن ترقی اردو
اردو روڈ، کراچی۔اش
مورخہ:۲نومبر ۱۹۵۸ء
نمبر:۔۔۔۔۔۔۔۔
مکرمی

السلام علیکم

آپ کا خط مجھے پہنچ گیا تھا۔''جان پہچان''[۱] کا ایک نسخہ میرے کتب خانے میں ہے اور میں اسے عنقریب شائع کرنے والا ہوں۔

اردو زبان کی شاید ہی کوئی لغت ایسی ہو جو میرے پاس نہ ہو یا میں نے نہ دیکھی ہو۔لیکن ''انفس النفائس''[۲] میری نظر سے نہیں گزری۔اس کتاب کا علم آپ کو کہاں سے ہوا۔آپ کے پاس ہے یا کسی اور صاحب کے کتب خانے میں ہے۔اس بارے میں آپ کو جو علم ہو اور اس کی جو خصوصیات ہوں اس سے مطلع فرمائیے۔

خیر اندیش
عبدالحق

(۲)

فون نمبر:۳۲۷۸۴
کل پاکستان انجمن ترقی اردو
اردو روڈ، کراچی۔ا
مورخہ:۲۵نومبر ۱۹۵۸ع
مکرمی قادری صاحب
السلام علیکم

عنایت نامہ پہنچ گیا تھا۔بوجہ مصروفیت جواب لکھنے میں تاخیر ہوئی۔میں انفس النفائس کے دیکھنے کا مشتاق ہوں۔ اگر زحمت نہ ہو تو ۳۰ نومبر کو چار پانچ بجے تشریف لائیے اور انفس اور جان پہچان کے نسخے ساتھ لیتے آئیے۔جان پہچان کے نسخوں کا مقابلہ بھی ہو جائے گا۔

دہلی میں جو جہاد کے فتوے لکھے گئے تھے وہ اردو زبان میں تھے اور ان پر علما کی مہریں تھیں اور ان کے جواب میں جو فتوے جہاد کے خلاف لکھے گئے وہ بھی اردو میں تھے۔یہ دونوں فتوے میرے پاس تھے۔دلی کے فسادات میں جہاں اور بہت سی چیزیں ضائع ہو گئیں ان میں یہ بھی تھے۔

خیر اندیش
عبدالحق

حواشی:

۱۔ ''جان پہچان'' کا دوسرا نام ''حمدِ باری'' ہے اس کے مصنف مولوی عبد الواسع ہیں جو ہانسی حصار نتر د دہلی کے باشندے اور عبد الواسع ہانسوی کے نام سے مشہور تھے۔ یہ عالمگیری دور کے مشہور اہلِ قلم ہیں اور ان کی متعدد فارسی تصانیف مدت تک درسیات میں شامل رہیں۔ ''جان پہچان'' کے علاوہ ان کی اور تصانیف کے نام ہیں: ''غرائب اللغات''، ''رسالہ در قواعد فارسی''، ''شرح یوسف زلیخا''۔ (امروہوی، افسر صدیقی مرتب ''مخطوطات انجمن ترقی اردو''، جلد ششم، انجمن ترقی اردو کراچی، ص ۱۵۰)

۲۔ ''انفس النفائس'' دراصل اوحد الدین بلگرامی کی لغت ''نفائس اللغات'' کی تلخیص ہے جو میر حسن عرف میر کامل نے ۱۸۴۵ء میں کی۔ اس میں تین کالموں میں علی الترتیب اردو، فارسی اور عربی کے مترادفات دیے گئے ہیں۔ (پاریکھ، رؤف، اردو لغت نویسی: محرکات اور رجحانات، مشمولہ بازیافت، شعبۂ اردو، پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج، لاہور، شمارہ ۱۷، جولائی۔ دسمبر ۲۰۱۰)

فہرست اسنادِ محولہ:

۱۔ امروہوی، افسر صدیقی، (۱۹۸۴ء)، ''مخطوطات انجمن ترقی اردو، جلد ششم، انجمن ترقی اردو، کراچی۔

۲۔ پاریکھ، رؤف، (۲۰۱۰ء)، ''اردو لغت نویسی: محرکات اور رجحانات''، بازیافت، شمارہ ۱۷، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰ء اورینٹل کالج، لاہور۔

۳۔ ثاقب، شہاب الدین، (۱۹۸۵ء)، ''بابائے اردو مولوی عبدالحق حیات اور علمی خدمات''، انجمن ترقی اردو، کراچی۔

۴۔ قادری، سعید حسن، (ندارد)، ''یادگارِ ایوب قادری''، ندارد۔ کراچی۔